نظرات

۶ر دسمبر ۱۹۹۲ء کو بابری مسجد کی مسماری کی وجہ سے بھارت کے خلاف غیر ممالک میں شدید قسم کے غم و غصے کے پیش نظر ساتویں سربراہ کانفرنس کے ڈھاکہ (بنگلہ دیش) میں انعقاد کو دوبار ملتوی کر دیا گیا تھا اس کے بعد ایک خیال و اندیشہ بار بار سامنے آتا رہا کہ بنگلہ دیش جس کا قیام کسی قدر ہندوستانی کوششوں اور قربانیوں ہی کا مرہون منت ہے، میں بعض انتہا پسند تنظیموں نے بابری مسجد کی تعمیر نو کے سلسلے میں بھارتی وزیر اعظم کی طرف سے یقین دہانی اور آب گنگا کی تقسیم کے مسئلے میں منصفانہ رویہ کے اظہار کا مطالبہ کیا تھا —— لیکن بنگلہ دیش کی حکومت کے سخت ترین رویّہ اور اچھے و قابل ستائش انتظامات کی بدولت سارک کانفرنس آخر کار ۱۰ اپریل ۱۹۹۳ء کو ڈھاکہ میں منعقد ہو کر رہی اور اس میں بھارت کے وزیر اعظم جناب نرسمہا راؤ، پاکستانی وزیر اعظم جناب نواز شریف، مالدیپ کے صدر جناب مامون عبدالقیوم، نیپال کے وزیر اعظم گرجا پرشاد کوئرالہ، بھوٹان کے راجہ جگمے سنگھے وانگچوک سری لنکا کے صدر رن سنگھ پریم داس اور بنگلہ وزیر اعظم اور سارک کانفرنس کی صدر بیگم خالدہ ضیاء نے شریک ہو کر جنوب ایشیاء میں اقتصادی تعاون کے لئے نئی شروعات کرنے کا عزم مصمم کیا۔ سارک ممالک کے سربراہوں کی یہ کانفرنس یوروپی ممالک امریکہ میکسیکو اور کناڈا کی طرح کا ایک مشترکہ بیوپار بازار کھڑا کرنے کے سلسلے میں ایک ٹھوس قدم اٹھانے کی بھی کوشش میں مشغول ہے۔ اس سے ایک فائدہ یہ بھی ہوگا کہ جنوب ایشیاء کے یہ چھوٹے ملک آپسمیں تجارتی تعلقات قائم کرکے اپنے ملک کے عوام کی معاشی حالت کو کافی حد تک سدھار سکتے ہیں۔ آج امریکہ اور روس ایک دوسرے کے مخالف ہوتے ہوئے بھی آپسمیں ایک دوسرے کے ساتھ تعاون کرنے پر مجبور ہیں۔ کیونکہ انہیں اس حقیقت کا احساس ہے کہ بغیر آپسی تعاون کے کسی ایک کی بھی